Al-Qalam القلم
p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077
Volume:27, Issue:1, 2022, pp. 249-266

برصغیر میں عہد خلافت عثمانیہ سے متعلق علمی و تحقیقی کام کا جائزہ

An Analysis of the scholarly and research work related to the Ottoman Caliphate in the Subcontinent

Dr. Shagufta Naveed
Department of Islamic Studies, GIFT University, Gujranwala, Pakistan.
E-Mail: shaguftanaveed1976@gmail.com
Dr. Riasat Ali
Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Gujrat, Pakistan

KEYWORDS

History, Historians, Muslims, Ottoman Caliphate, Subcontinent

Date of Publication: 26-06-2022

ABSTRACT

The purpose of this research article is to analyze scholarly and research work related to the Ottoman Caliphate in the subcontinent. In the history of the world, the Ottoman Caliphate is considered as one of the great empires after Prophetic, Umayyad and Abbasid eras due to its various aspects of development and timeless deeds. This was spread across three continents through its unparalleled administrative abilities, abundance of conquests and political strategies. In its heyday, it was a powerful, influential and superpower government that has influenced non-Muslims around the world, including Muslims. That is why not only the writers of the continents have written about this empire but also the thinkers and historians of the subcontinent have written a lot on its history. There has been a great deal of research work on this golden age in the subcontinent. Among them are the compilation of books, conducting research and seminars in universities, scientific and intellectual articles and translation of books of extraordinary importance. There is a need to analyze scholarly and research work related to the Ottoman Caliphate in the subcontinent. This article has been presented to meet this intellectual need.

1۔ موضوع تحقیق کا تعارف، اہمیت اور پس منظر

تاریخِ عالم میں خلافت عثمانیہ نبوی، اموی اور عباسی عہد کے بعد اپنے تہذیبی و تمدنی، علمی و فکری، معاشی و سماجی اور سیاسی و عسکری ترقیات اور لازوال کارناموں کے باعث عظیم سلطنتوں میں شُمار کی جاتی ہے۔ یہ سلطنت اپنی بے مثل انتظامی صلاحیتوں، کثرتِ فتوحات اور سیاسی حکمت ہائے عملیوں کے باعث برّاعظم ایشاء، یورپ اور افریقہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہ سلطنت عرب و عجم سے تعلق رکھنے والے تمام مسلمانوں کے لیے خود اعتمادی، تقویت اور مرکزی حیثیت کی حامل تھی۔ یہ اپنے انتہائی دور عروج میں ایک ایسی طاقتور، بااثر اور سپرپاور حکومت تھی جس نے مسلمانوں سمیت پوری دنیا کے غیر مسلموں کو متاثر کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سلطنت سے متعلق نہ صرف ایشیا، افریقہ، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، انٹارکٹکا، یورپ اور آسٹریلیا ایسے براعظموں سے تعلق رکھنے والے مصنفین نے لکھا ہے بلکہ برصغیر کے مفکرین اور مؤرخین نے بھی اس کی تاریخ پر بہت کچھ لکھا ہے۔ اس کی عظمت ورفعت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ خلافتِ عثمانیہ کے خاتمہ کے وقت برصغیر کے مسلمانوں نے عالمِ اسلام کی نمائندہ سلطنت کی حیثیت سے اس کے تحفظ کے لیے "تحریکِ خلافت" کے نام سے ایک تحریک چلا کر متحرک وفعال کردار ادا کیا۔ تاریخ اسلام سے متعلق عمومی کتب میں شاید ہی کوئی ایک ایسی کتاب ہوگئی جس میں اس دور کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

برصغیر میں اس سُنہری دور سے متعلق بڑا شاندار علمی و تحقیقی کام ہوا ہے، اُن میں کتب کی تدوین، جامعات میں تحقیقی و تنقیدی مقالات اور سیمینارز کا انعقاد، علمی و فکری مضامین اور تراجم کتب غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں ۔ ان کتب میں ڈاکٹر محمد عزیر کی "تاریخ دولت عثمانیہ "[1]، سید عبدالصبور کی "ترکوں کی مختصر تاریخ"[2]، محمد انشاء اللہ خان کی "ترکوں کی موجودہ ترقیات اور اسلامی دنیا کا فوٹ"[3]، سید سلیمان ندوی کی "خلافت عثمانیہ اور دنیائے اسلام "[4] اور "خلافت اور ہندوستان "[5]، اسماعیل حق کی "دولت عثمانیہ کے علمی تنظیمات "[6]، احمد رفیق کی "عثمانی دور کے شیوخ الاسلام "[7]، زیدزمان حامد کی "سلطان محمد فاتح"[8]، شبلی نعمانی کی "سفرنامہ روم ومصروشام"[9]، شبلی نعمانی کی "مسلمانوں کی گزشتہ تعلیم "[10]، محمد ہارون کی "قوانین عثمانی"[11] محمد حسین خان کی "تُرکوں کی معاشرت "[12]، محمد صابر کی "ترکانِ عثمانی (سلطان عثمان–سلطان بایزید یلدرم)"[13]، علی نہاد تارلان کی "محمد عاکف "[14]، اسلم راہی ایم اے کی "سلطان بایزدیلدرم"[15] اور فیروز شاہ گیلانی کی "یادترکی"[16] قابل ذکر ہیں۔ تراجم کتب میں اسٹینلے لین پول کی " سلاطین ترکیہ "[17]، ڈاکٹر علی محمد محمد اصلابی کی " سلطنت عثمانیہ ترکوں کی مفصل سیاسی، تمدنی اور تہذیبی تاریخ"[18]، بدیع الزمان سعید نورسی کی " سیرۃ ذاتیہ "[19] اور " المکتوبات "[20]، جیار جینامیکس ملر کی " سیاحت قسطنطنیہ "[21]، ہیرالڈلیم کی "سلیمان عالی شان "[22]، محمد مصطفیٰ صفوت کی "سُلطان محمد فاتح"[23]، محمد فیض احمد اویسی کی " فیوض الرحمن ترجمہ اردو روح البیان "[24] اور عبدالغنی نابلسی کی "ایضاح الدلالات فی سماع الالات" ناقابلِ فراموش ہیں۔

تحقیقی مقالات میں ریاست علی کے مقالات بعنوان "خلافتِ عثمانیہ میں علومِ اسلامیہ کی تدوین اور اُس کے اثرات

کا تجزیہ "[25]اور " خلافتِ عثمانیہ میں مسلم-غیر مسلم تعلقات کا تحقیقی مطالعہ "[26]،عبد الکریم کا مقالہ بعنوان " عہد خلافت عثمانیہ میں لکھی جانے والی سوانح عمری: ایک تنقیدی مطالعہ "[27]، شیوانندا کا مقالہ بعنوان " مغربی ایشاء میں مذہبی اقلیتیں "[28]، شمشاد علی کا مقالہ بعنوان "انڈین مسلم اور خلافت عثمانیہ 1924-1876ء"[29]،رفیع اللہ کا مقالہ بعنوان " جزیرہ نما عرب میں عثمانی اور برطانوی سامراجی مفادات کے طول و عرض،1890-1914 "[30]، رقیہ کاظم حسین کا مقالہ بعنوان "ہندوستان میں آرمینیائی، ایرانی اور ترک تاجر 1550_1800ء"[31]، محمد اسلم خان کا مقالہ بعنوان "خلافت عثمانیہ میں نظامِ قضا"[32] اور محمد خالد کا مقالہ بعنوان " خلافت اور تحریک احیائے خلافت "[33] غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔ تحقیقی مضامین میں ریاست علی کا" خلافتِ عثمانیہ میں وقائع نگاری کا تجزیہ "[34]،ریاست علی،ڈاکٹر شگفتہ نوید اور ثاقب علی کا "عہد خلافت عثمانیہ میں فقہ اسلامی کا ارتقاء: ایک تجزیہ "[35]، ڈاکٹر محمد ریاض محمود،ریاست علی اوراحسان الرحمن غوری کا "عہدِ خلافتِ عثمانیہ میں علمی ارتقاء: ایک تجزیہ "[36]اور "عہدِ خلافتِ عثمانیہ میں بین المذاہب ہم آہنگی کے مظاہر "[37]،ڈاکٹر شگفتہ نوید،ریاست علی اور طاہرہ افراق کا" خلافتِ عثمانیہ میں علمِ تفسیر کا ارتقاء"[38]،ڈاکٹر شگفتہ نوید،ریاست علی اوراحسان الرحمن غوری کا" عہدِ خلافتِ عثمانیہ میں علوم حدیث: ایک تحقیقی جائزہ"[39]،ڈاکٹر شگفتہ نوید اورریاست علی کا"عہدِ خلافتِ عثمانیہ میں سماجی زندگی کے اہم خصائص کا تجزیاتی مطالعہ "[40]،ذاکرہ پروین اور ڈاکٹر ہمایوں عباس کا" اسبابِ زوالِ خلافتِ عثمانیہ کا تحقیقی مطالعہ "[41]،ڈاکٹر محمد فاروق، بلا لحسین اور ڈاکٹر امتیاز احمد کا" پاکستانی اور خلافت عثمانی کے مسلم عائلی قوانین کا تحلیل وتقابلی جائزہ"[42]،ڈاکٹر محمد اسلام خان اور ڈاکٹر رشاد احمد کا"خلافت عثمانیہ میں قاضی کی تقرریی اور معزولی کا طریق کار اور اس کا شرعی جائزہ"[43]،ڈاکٹر محمد صابر کا" عثمانی ترکوں میں " شیخ الاسلام "کا عہدہ: ایک تاریخی جائزہ"[44]، محمد روحی اوبغور کاشغری کا" علوم اسلامیہ میں ترکوں کی خدمات"[45]،ڈاکٹر سعید احمد سعیدی کا " سلطنت عثمانیہ میں ترک خواتین کی سماجی حیثیت اور حقوق کا تاریخی مطالعہ "[46]، ثروت صولت کا" ترکی میں دینی تعلیم کا جائزہ"، " ترک اور اسلام "[47]، "ترکی کے کتب خانے "[48]، محمد رشید فیروز کا "ترکی میں تجدیدی تحریک "[49]اور "ترکی قومیت کی تحریک کے اسباب "[50]، پروفیسر نیازی برکس کا" ضیاء گوکلپ اور ترک قومیت کی تشکیل "[51]، استاد سید ابی الحسن کا" منجم باشی، مورخ ترکی لسلاجقہ ایران "[52]،نوید اقبال اور ڈاکٹر عبد القدوس کا"عصر حاضر میں ترکی کے دینی مراکز میں خواتین کی تعلیم اور سماجی کردار کا جائزہ"[53]،ڈاکٹر سدنازیب کا" عصر ترکی میں مدون شدہ اسلامی موسوعات کا تعارفی مطالعہ "[54] بڑے اہم ہیں۔ ضمنی ابحاث سے متعلق ثروت صولت کی "ملتِ اسلامیہ کی مختصر تاریخ"[55]، محمد حسین گوہر کی " تاریخِ اسلام "[56]، مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی کی " تاریخ اسلام "[57]، ابراہیم شریفی کی " التاریخ الاسلامی "[58]، ابو الکلام آزاد کی "مسئلہ خلافت "[59]، رشید اختر ندوی کی " مسلمان حکمران "[60]، ابوالحسن علی ندوی کی " انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر "[61]، ڈاکٹر صاحبزادہ باز محمد اور غلام جیلانی کا" تصور خلافت: مولانا ابو الکلام آزاد اور ڈاکٹر اسرار احمد کے افکار کا تقابلی جائزہ"[62] اور مفتی زین العابدین کی " تاریخ ملت "[63] شہرت کی حامل ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس علمی و تحقیقی کام کا تنقیدی جائزہ لیا جائے تا کہ اس سے استفادہ کی راہیں ہموار

ہو سکیں۔اس علمی و فکری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے موضوع تحقیق" بر صغیر میں عہد خلافت عثمانیہ سے متعلق علمی و تحقیقی کام کا جائزہ"کا انتخاب کیا گیا ہے۔

2۔بر صغیر میں عہد خلافت عثمانیہ سے متعلق علمی و تحقیقی کام کا جائزہ

بر صغیر کے مسلم حکمرانوں اور علماء و مفکرین کو علوم و فنون سے گہری دلچسپی رہی ہے۔اس علمی خطہ سے تعلق رکھنے والے مفسرین، محدثین، فقہاء، مؤرخین، خطباء، شعراء، نثر نگار، موسیقار اور سائنسدانوں نے دینی اور عصری علوم کا کوئی ایک ایسا شعبہ نہیں ہے جس کو اُنہوں نے نظر انداز کیا ہو۔بر صغیر کے علم و دانش کو یہ اعزاز و امتیاز حاصل ہے کہ اُنہوں نے مسلم ادوارِ حکومت کی عمومی تاریخ، سیرت نگاری، مسلم فاتحین کا تعارف، علمی شخصیات کی خدمات اوران ادوار میں علوم اسلامیہ کی تدوین ایسے اہم موضوعات پر علمی و تحقیقی کام کیا ہے۔اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

i۔کتب

بر صغیر میں عہد خلافت عثمانیہ کی عمومی تاریخ سے متعلق بہت کم کتابیں لکھی گئی ہیں۔اس ضمن میں ڈاکٹر محمد عزیر کی کتاب " تاریخ دولت اسلامیہ "کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل اردو زبان میں لکھی ہے۔یہ کتاب انڈیا اور پاکستان میں کئی بار طبع ہو چکی ہے، لاہور سے ناصر شہزاد پرنٹرز نے 2014ء میں شائع کیا۔ جلد اول 445 جبکہ جلد دوم 423 صفحات پر مشتمل ہے۔اسی اسلوب پر سید عبد الصبور کی کتاب "ترکوں کی مختصر تاریخ"کتاب ایک جلد میں پائی جاتی ہے۔دراصل یہ کتاب چند تبدیلیوں کے ساتھ ڈاکٹر محمد عزیر کی کتاب کا بہترین خلاصہ ہے۔اس میں کوئی نئی بحث شامل نہیں گئی۔[64]سید سلیمان ندوی کی کتاب " خلافت عثمانیہ اور دنیائے اسلام "کو بر صغیر پاک و ہند میں بڑی شہرت حاصل ہے۔یہ کتاب اردو زبان میں 128 صفحات پر مشتمل ہے جو دار الاشاعت سیاسیات مشرقیہ، دہلی میں 1974ء میں طبع ہوئی ۔ مصنف نے خلافت عثمانیہ کی اہمیت اور اُن کی مرکزیت کو بڑے خوبصورت پیرائے میں واضح کیا ہے کہ انہوں نے پوری دنیائے اسلام کی نمائندگی کا حق ادا کیا ہے۔[65]اس کے علاوہ ان کی ایک کتاب "خلافت اور ہندوستان" کے نام سے علمی حلقوں میں بڑی معروف ہے۔اس کتاب میں مصنف نے بر صغیر میں خلافت کے تحفظ کے لیے چلائی گئی تحریک کا تذکرہ کیا ہے۔[66]مولانا شبلی نعمانی نے خلافت عثمانیہ کا علمی دورہ کیا، اس دوران اُنہوں نے علماء و مشائخ اور عثمانی خلفاء سے ملاقاتیں کیں اور مختلف دینی مدارس، جامعات، کتب خانوں، چھانوں خانوں، تاریخی و ثقافتی مقامات کی سیاحت کی۔واپس اپنے ملک لوٹنے کے فوری بعد اُنہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام " سفر نامہ روم و مصر و شام " رکھا۔اس کتاب میں شبلی نعمانی نے تُرکوں طرزِ معاشرت کے ضمن میں اُن کے کھانوں، قہوہ کھانوں، حماموں، فن تعمیرات، مہمان نوازی اور صاف گوئی کے علاوہ اُن کی علمی مقام و مرتبہ کو بیان کیا۔[67] یہ کتاب مہتاب پریس، دہلی میں 1965ء میں طبع ہوئی ہے۔ان کتب کی اہمیت اپنی جگہ مسلمہ ہے لیکن ایک ایسی ضخیم کتاب کی ضرورت لازمی امر ہے جو اس عہد کے مذہبی، تہذیبی، ثقافتی، سماجی، معاشی ،سیاسی اور عسکری ایسے تمام پہلوں کو تحقیقی بنیادوں پر واضح کرے

۔موجودہ دستیاب کتب میں بغیر مستند مصادر و مراجع روایتی انداز اپنایا گیا ہے۔ بہر حال یہ ایک اساسی نوعیت کے کام کی ابتداء ہے جسے ابھی ارتقائی مراحل سے بتدریج گزرنا ہے۔

ii۔ کتب کے تراجم

برصغیر کے مسلمانوں کو یہ اعزاز و امتیاز حاصل ہے کہ اُنہوں نے فنِ ترجمہ میں گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ دراصل عہدِ بنو عباس میں ترجمہ نگاری کے لیے اساسی نوعیت کا علمی کام کیا گیا جو بعد میں ایک فن کی حیثیت اختیار کر گیا۔[68] برصغیر کے مسلمانوں نے اس علمی روایت کو برقرار رکھا اور بہت سی معتبر کتب کے تراجم کیے۔ اُنہوں نے عہدِ خلافت عثمانیہ سے متعلق بہت سی کتب کے ترجمے کر علمی ارتقاء میں شاندار کردار ادا کیا۔ اس ضمن میں علامہ محمد ظفر اقبال کلیار نے ڈاکٹر علی محمد محمد اصلابی کی خلافت عثمانیہ کی تاریخ سے متعلق کتاب "الدولۃ العثمانیۃ عوامل النھوض واسباب السقوط" کا "سلطنت عثمانیہ ترکوں کی مفصل سیاسی، تمدنی اور تہذیبی تاریخ" کے نام بڑا عمدہ اردو ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب کو ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور نے 2008ء میں طبع کیا ہے۔ اسی طرح معروف مترجم نصیب اختر نے اسٹینلے لین پول کی انگلش کتاب کا اردو میں "سلاطین ترکیہ" کے نام بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ اس ترجمہ زدہ ایڈیشن کو کراچی میں ایجوکیشن پریس کی طرف سے 1970ء میں شائع کیا ہے۔ یہ کتاب عہدِ خلافت عثمانیہ کی تاریخ پر بنیادی مصدر کی حیثیت رکھتی ہے۔ ترجمہ نگاری میں شیخ محمد احمد پانی پتی خاص مقام و مرتبہ کے حامل ہیں، اُنہوں نے محمد مصطفی صفوت کی سلطان محمد فاتح کی سیرت پر لکھی گئی عربی کتاب کا "سلطان محمد فاتح" کے نام سے اردو ترجمہ کیا ہے جسے جہلم میں بُک کارنر شوروم کی طرف سے 2007ء میں شائع گیا۔ انہوں نے بڑا عمدہ سلیس ترجمہ کیا ہے۔

iii۔ تحقیقی مقالات

برصغیر میں عہد خلافت عثمانیہ سے متعلق مستقل کتب کی تدوین اور اُس کے بارے لکھی گئیں کتب کے تراجم کے علاوہ جامعات میں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح پر تحقیقی مقالات لکھے گئے ہیں۔ یہ مقالات کسی خاص صدی، مخصوص شخصیت اور علم و فن سے متعلق ہیں۔ ان مقالات میں ریاست علی کا مقالہ برائے پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ بعنوان "خلافت عثمانیہ میں علوم اسلامیہ کی تدوین اور اُس کے اثرات کا تجزیہ"[69] بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ مقالہ تحقیقی معیارات کے مطابق ایک مخصوص عہد میں علوم اسلامیہ کے ارتقاء کا تجزیہ کی غرض سے ڈاکٹر ریاض محمود ایسوسی ایٹ پروفیسر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی زیر نگرانی لکھا گیا ہے۔ یہ مقالہ 315 صفحات پر مشتمل ہے جسے پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب اول خلافت کا آغاز وارتقاء، طرزِ معاشرت اور علمی خدمات سے متعلق ہے، اس باب کو مزید تین فصول میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلی فصل خلافت عثمانیہ کے آغاز و ارتقاء اور نظم سلطنت سے متعلق ہے، اس میں بیان کیا گیا ہے کہ خلافت عثمانیہ کا آغاز کیسے ہوا، کس طرح اس کو استحکام نصیب ہوا، وہ کون سی حکمت ہائے عملی ہے جس کے باعث یہ چھ سو سال قائم رہی اور کون سے ایسے اسباب و محرکات ہیں جس سے یہ زوال پذیر ہوئی۔ دوسری فصل خلافت عثمانیہ کے طرزِ معاشرت سے متعلق ہے جبکہ تیسری فصل میں علوم اسلامیہ

کی تدوین میں عثمانی خلفاء کا کردار بیان کیا گیا ہے۔دوسرا باب خلافت عثمانیہ میں علوم القرآن، علوم الحدیث اور علوم الفقہ کی تدوین سے متعلق ہے، اس باب کو بھی مزید چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلی فصل میں علوم القرآن سے متعلق بحث کی گئی ہے،اس میں خلافت عثمانیہ کی اہم تفسیر کیا تعارف بیان کیا گیا ہے،اُن میں غایۃ الامانی فی تفسیر الکلام الربانی، السراج المُنیر فی الاعانۃ علی معرفۃ بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر، ارشاد العقل السلیم الیٰ مزایا الکتاب الکریم، فتح القدیر الجامع بین فنی الروایۃ والدرایۃ من علم التفسیر، تفسیر القرآن الحکیم اور الجواہر فی تفسیر القرآن الکریم المشتمل علی عجائب بدائع المکوّنات و غرائب الآیات الباھرات قابلِ ذکر ہیں۔دوسری فصل علوم الحدیث سے متعلق ہے، اس میں احمد بن اسمٰعیل بن محمد کورانی کی الکوثر الجاری علیٰ ریاض البخاری، علامہ ابن علان(1588ء-1647ء)کی دلیل الفالحین لطریق ریاض الصالحین، عبد الرؤف مناوی(1545-1622ء) کی کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق اور التیسیر فی شرح الجامع الصغیر، شیخ عبد الغنی نابلسی(1641-1731ء)کی ذخائر المواریث فی الدلالۃ علی مواضع الاحادیث اور شہاب الدین قسطلانی(1447ء-1517ء) کی ارشاد الساری فی شرح صحیح البخاری کا خصوصی تعارف بیان کیا گیا ہے۔تیسری فصل علم فقہ سے متعلق ہے، اس میں ابن ہمام(1388ء-1457ء) کی فتح القدیر ، خیالی(1465ء) کی حواشی شرح عقائد ،ملاخسر(1480ء) کی مرآۃ الاصول فی شرح مرقات الاصول، غررالاحکام اوردررالحکام شرح غررالاحکام ،یوسف بن حسین کرماستی(1493ء) کی الوجیز فی الاصول اور زبدۃ الفصول فی علم الاصول ،ابراہیم بن محمد حلبی(1549ء)کی ملتقی الابحر، علامہ ابن نجیم(1520ء-1562ء)کی الاشباہ والنظائر، لطفی پاشا(1488ء-1564ء) کی رسالہ خلاص الامۃ فی معرفۃ الائمۃ، امام تُمرتاشی (1532ء-1596ء) کی تنویر الابصار اور مجلۃ الاحکام العدلیہ کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔باب سوم خلافت عثمانیہ میں سیرت نگاری، تاریخ نگاری اور شعری ادب سے متعلق ہے ،اس باب کو تین فصول میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلی فصل میں پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت سے متعلق مدونہ کتب کو بیان کیا گیا ہے، دوسری فصل میں عہدِ خلافت عثمانیہ میں تاریخ نگاری کے مختلف اسالیب بیان کیے گئے ہیں، ترک مؤرخین میں عاشق پاشازادہ، منجم باشی، حاجی خلیفہ، رمضان زادہ اور طاش کبری زادہ کو نُمایاں حیثیت حاصل ہے، بالخصوص حاجی خلیفہ المعروف کاتب چلپی کو دنیائے اسلام میں شہرت حاصل ہے، اس کی تاریخ سے متعلق کتب کا تعارف بیان کیا گیا ہے۔جبکہ تیسری فصل شعری ادب سے سے متعلق ہے ، اس فصل میں عثمانی شعراء نے جو علوم اسلامیہ کی تدوین کو شعری انداز میں پروان چڑھانے میں جو کردار ادا کیا ہے اُس کی توضیح کی گئی ہے۔باب چہارم سائنسی اور صوفیانہ ادب کی تدوین سے متعلق ہے ، یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے، پہلی فصل میں سائنسی علوم یعنی علم ریاضیات، علمِ فلکیات، علمِ طبعیات اور علمِ طب جیسے علوم کی سے متعلق مدونہ کتب کو بیان کیا گیا ہے جبکہ دوسری فصل میں صوفیانہ ادب کی تدوین کا تحریر کیا گیا ہے۔پانچواں خلافت عثمانیہ میں علوم اسلامیہ کی تدوین کے علمی، فکری، سیاسی، سماجی اور معاشی اثرات کی وضاحت کی گئی ہے۔[70]

انڈیا میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے زیر اہتمام "عہد خلافت عثمانیہ میں لکھی جانے والی سوانح عمری: ایک تنقیدی مطالعہ " کے عنوان سے عبد الکریم نے ایک شاندار مقالہ لکھا ہے۔ اس مقالہ میں اُنہوں نے اس علمی دور کی سوانح عمریوں کے ہمہ جہتی اسالیب کو بڑے خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے۔[71] خلافت عثمانیہ کے نظام قضا بڑا مضبوط اور غیر جانبدار شعبہ تھا، جس میں نہ صرف مسلم بلکہ غیر مسلموں کو ان کے عقائد و مذاہب کی روشنی میں انصاف فراہم کیا جاتا تھا۔ اس حساس ادارے کی قانونی و انتظامی حیثیت کو واضح کرنے کے لیے محمد اسلم خان نے "خلافت عثمانیہ میں نظام قضا" کے نام سے بہاولپور یونیورسٹی کے شعبہ علوم اسلامیہ کے زیر نگرانی لکھا ہے۔[72] ریاست علی کا مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ بعنوان "خلافت عثمانیہ میں مسلم و غیر مسلم تعلقات کا تجزیاتی مطالعہ " قابل ذکر ہے۔ اس مقالہ میں عثمانی خلفاء کی انسانی دوستی، صبر و تحمل، رواداری، حُسن سلوک اور اُن کی وسیع الظرفی کو بیان کیا گیا ہے۔ مجموعی حوالے سے اس مقالہ کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب اول کا عنوان " خلافت عثمانیہ کا تعارف و خدمات " ہے، اس کی تین فصول ہیں۔ پہلی فصل میں عثمانی خلفاء کا تعارف، دوسری فصل میں خلافت عثمانیہ کا نظم حکومت جبکہ تیسری فصل میں خلافت عثمانیہ کی علمی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ باب دوم "مسلم و غیر تعلقات کے فروغ میں عثمانی خلفاء کا کردار" کے زیر عنوان ہے۔ اس تین فصول ہیں۔ پہلی فصل میں عثمانی خلفاء کے غیر مسلم ممالک سے تعلقات کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے، فصل دوم مسلم ممالک سے تعلقات کا تاریخی جائزہ پیش کیا گیا ہے جبکہ تیسری فصل میں عثمانی خلفاء کی مسلم و غیر مسلم تعلقات کے فروغ کے لیے قانون سازی کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ باب سوم "خلافت عثمانیہ میں مسلم و غیر مسلم تعلقات" سے متعلق ہے۔ اس کی چار فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں عثمانی خلفاء کے غیر مسلم رعایا کے ساتھ مذہبی تعلقات کو بیان کیا گیا ہے، دوسری فصل میں عثمانی خلفاء کے غیر مسلم رعایا کے ساتھ سماجی و معاشرتی تعلقات کا جائزہ لیا گیا ہے، تیسری فصل میں عثمانی خلفاء کا غیر مسلم رعایا کے ساتھ حسن سلوک کو بیان کیا گیا ہے جبکہ چوتھی فصل خلافت عثمانیہ میں مسلم و غیر مسلم تعلقات کے اثرات پر مشتمل ہے اور اس میں علمی و فکری اثرات اور سیاسی و سماجی اثرات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔[73]

انڈیا میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے زیر اہتمام "عہد خلافت عثمانیہ میں لکھی جانے والی سوانح عمری: ایک تنقیدی مطالعہ " کے عنوان سے عبد الکریم نے ایک شاندار مقالہ لکھا ہے۔ اس مقالہ میں اُنہوں نے اس علمی دور کی سوانح عمریوں کے ہمہ جہتی اسالیب کو بڑے خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے۔[74] خلافت عثمانیہ کے نظام قضا بڑا مضبوط اور غیر جانبدار شعبہ تھا، جس میں نہ صرف مسلم بلکہ غیر مسلموں کو ان کے عقائد و مذاہب کی روشنی میں انصاف فراہم کیا جاتا تھا۔ اس حساس ادارے کی قانونی و انتظامی حیثیت کو واضح کرنے کے لیے محمد اسلم خان نے "خلافت عثمانیہ میں نظام قضا" کے نام سے بہاولپور یونیورسٹی کے شعبہ علوم اسلامیہ کے زیر نگرانی لکھا ہے۔[75]

iv۔ تحقیقی مضامین

عہد خلافت عثمانیہ کے مذہبی، علمی، فکری، تہذیبی، ثقافتی، سماجی، معاشی، سیاسی اور عسکری پہلوؤں سے متعلق ہیں۔ ان میں ہر آرٹیکل کسی خاص پہلو یا کسی خاص فن کا احاطہ کرتا ہے۔ان میں ریاست علی کا تحقیقی مضمون بعنوان "خلافتِ عثمانیہ میں وقائع نگاری کا تجزیہ" کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس مضمون میں اس سلطنت سے تعلق رکھنے والے مؤرخین کی خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ عثمانی خلفاء کے درباری مؤرخین کے تاریخ نگاری کے اسالیب بیان کیے ہیں۔ مزید برآں ان دور میں لکھی تواریخ کو تعارف و تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔[76] اس کے علاوہ ڈاکٹر محمد ریاض محمود، ریاست علی اوراحسان الرحمن غوری کا مشترکہ تحقیقی مضامین "عہدِ خلافتِ عثمانیہ میں علمی ارتقاء: ایک تجزیہ" علمی حلقوں میں بڑے پسند کیا گیا ہے، اس میں اس مخصوص دور میں مختلف العلوم کتب کی تدوین، تراجم کتب، مدارس و جامعات کا قیام، علمی مباحثوں کا انعقاد، علماء کی عزت افزائی، کتب خانوں اور چھاپہ خانوں کا قیام سے متعلق تجزیہ کیا گیا ہے کہ ان امور کے ذریعے نا قابل فراموش علمی ترقیاں ہوئیں۔ذاکرہ پروین اور ڈاکٹر ہمایوں عباس کا "اسبابِ زوالِ خلافتِ عثمانیہ کا تحقیقی مطالعہ "نامی تحقیقی مضمون ہے۔ اس میں خلفاء کا دین سے دوری، عیش پرستی، یورپی خواتین سے شادیاں، سہل پسندی اور مذہبی تعصبات ایسے تمام ممکنہ اسباب بیان کیے گئے ہیں جو خلافت عثمانیہ کے زوال کا باعث بنے۔[77]۔ اس کے علاوہ خلافت عثمانیہ سے متعلق راقم الحروف کے اپنے استاد محترم جناب ڈاکٹر محمد ریاض محمود صاحب ساتھ آٹھ تحقیقی مضامین موموود ہیں۔ مزید برآں ثروت صولت کے کثیر تعداد میں تحقیقی مضامین موجود ہیں۔[78] اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ برصغیر میں اس شاندار دور سے متعلق غیر معمولی علمی و تحقیقی کام ہوا ہے۔

v۔ ضمنی ابحاث

برصغیر میں تاریخ اسلام سے متعلق بہت سے سیرت نگار اور مؤرخین نے بڑی عمدہ اور ضخیم کتب تالیف کی ہیں۔ ان کتب میں شاید ہی کوئی ایک کتاب ایسی ہوگی جس میں خلافت عثمانیہ کے سنہری دور کو نظر انداز کیا گیا ہو۔ اس کے علاوہ بہت سی ایسی کتب موجود ہیں جو براہ راست خلافت عثمانیہ سے متعلق تو نہیں لکھی گئیں لیکن عہد خلافت عثمانیہ سے متعلق بعض پہلوؤں کا ان میں ضمناً تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں ثروت صولت کی کتاب "ملتِ اسلامیہ کی مختصر تاریخ"[79] کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ جناب ثروت صولت نے عہد خلافت عثمانیہ سے متعلق بہت سے تحقیقی مضامین لکھے ہیں۔ ان کو ترک زبان پر عبور حاصل تھا۔ یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے، اس کی جلد دوم اور چہارم میں عہد خلافت عثمانیہ کی تاریخ اور ان کی علمی خدمات قلم بند کی ہے۔ مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی معروف مؤرخ نگار ہیں، اُنہوں تاریخ اسلام تین جلدوں میں تالیف کی ہے، اس میں انہوں نے عہد رسالت، خلفائے راشدین، بنو امیہ اور بنو عباس کا تذکرہ کرنے کے بعد عہد خلافت عثمانیہ سے متعلق مختصر تحریر فرمایا ہے۔[80] ان میں رشید اختر ندوی کی کتاب "مسلمان حکمران" کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ انہوں نے معروف عثمانی خلفاء کا علیحدہ علیحدہ تعارف، اُن کی خدمات اور اوصاف بیان کیے ہیں۔[81] اس ضمن میں مفتی زین العابدین کی

"تاریخ ملت" بھی قابل ذکر ہے۔ اُنہوں نے تاریخی تسلسل کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے۔ عہد خلافت عثمانیہ کو جامع انداز میں بیان کیا ہے۔ سینتیس عثمانی خلفاء کا تعارف اور اُن کے دور سلطنت کے کارہائے نمایاں تحریر فرمائے ہیں۔[82]

vi۔ ڈرامے

ڈرامے انسانی جذبات واحساسات کی ترجمانی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ کسی ملک و قوم کی تہذیبی روایات اور سماجی اقدار کے بہترین عکاس ہیں۔ برصغیر میں عہد خلافت عثمانیہ سے متعلق "ارطغرل غازی" نامی ڈرامہ بے حد مقبولیت کا حامل ہے۔ یہ ڈرامہ اپنی کہانی، تیاری اور اداکاری کے اعتبار سے ترکوں کا ایک بہترین کارنامہ ہے۔ یہ اسلامی روایات، جہاد اور خلافت کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ اس کے خالق معروف ترک ڈرامہ نگار محمد بوزداغ اور کمال تقدان ہیں۔ یہ ڈرامہ سعودی عرب اور مصر کے علاوہ پوری دنیا سمیت برصغیر میں دکھایا گیا ہے۔ پاکستان میں اس ڈرامے کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے جس کے ڈائریکٹر سلیمان ہیں۔ پاکستان میں "ہم ستارے" چینل نے بعض قسطوں کو چلایا ہے اور ابھی "پی ٹی وی" پر دکھایا جارہا ہے۔ اس کے کل پانچ سیزن ہیں، پہلے چار سیزن کی 362 اقساط دکھائی جاچکی ہیں اور ابھی پانچواں سیزن چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں ایک اور معروف ڈرامہ "میرا سلطان" کے نام سے اردو ترجمہ کے ساتھ جیو کہانی نے نشر کیا۔ یہ ڈرامہ سلطان سلیمان اعظم کی حرم سے متعلق زندگی پر مشتمل ہے۔ اس ڈرامہ میں اصل تاریخی حقائق کو تبدیل کیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگوں نے اسے تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔

vii۔ فیس بک

فیس بُک سماجی رابطے کا ایک ایسا بہترین ذریعہ ہے جسے افراد کی اکثریت استعمال کرتی ہے۔ یہ نہ صرف مذہبی، سماجی اور سیاسی افکار و نظریات کے فروغ کا سبب ہے بلکہ بہت سے لوگ اس کے ذریعہ زرمبادلہ کمارہے ہیں۔ اس پس منظر میں پوری دنیا کے لوگوں کے لیے باہمی تعلقات، تبادلہ خیالات اور علمی مباحثہ کے ذریعے تحقیق و جستجو میں آسانی پیدا ہوگئی ہے۔ برصغیر سے تعلق رکھنے والے افراد بالخصوص پاکستان کے لوگ خلافت عثمانیہ سے متعلق فیس بُک پیج سے منسلک ہوگئے ہیں۔ اس سے خلافت عثمانیہ سے متعلق تحقیق کرنے والوں کے لیے قدرے آسانی پیدا ہوگی ہے۔ ان فیس بک پیجز میں "Ottoman Empire","Ottoman History", "Ottoman Sultan", "Ottoman & Seljuk Empire" اور "Ottoman Era Group" قابل ذکر ہیں۔ ان گروپس کے علاوہ کثیر تعداد میں عہد خلافت عثمانیہ سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے اکاؤنٹس موجود ہیں۔ ان میں بعض کے ساتھ راقم الحروف بھی شامل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برصغیر پاک وہند کے لوگ عہد خلافت عثمانیہ سے متعلق علمی و تحقیق کام کے لیے سرگرم عمل ہیں۔

3۔ خلاصۂ بحث

تمام گزارشات کا حاصل یہ ہے کہ خلافت عثمانیہ کو تاریخ اسلام کی اپنے کارہائے نمایاں اور تہذیبی و سیاسی ترقیوں کے لحاظ سے شاندار اور بڑی سلطنتوں میں اہم مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ یہ سلطنت اپنے مضبوط اور پائیدار نظام کے باعث تین براعظموں پر پھیلی ہوئی تھی۔ یہ ہر رنگ و نسل سے تعلق والے مسلمانوں کے لیے تقویت کا باعث تھی، اسلامی دنیا میں اسے مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ اس نے اپنی خداداد صلاحیتوں کے باعث مسلمانوں سمیت پوری دنیا کے غیر مسلموں کو متاثر کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مصنفین نے اس کے بارے میں لکھا ہے۔ اس ضمن میں برصغیر کے مصنفین کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے کہ انہوں نے عہد خلافت عثمانیہ سے متعلق علمی و تحقیقی کام کیا ہے۔ برصغیر میں اسلامی تاریخ سے متعلق شاید ہی کوئی کتاب ایسی ہو جس میں خلافت عثمانیہ کے احوال کا تذکرہ نہ گیا ہو۔ اُنہوں نے اس شاندار دور کی تاریخ، سلاطین کا تعارف، علماء کی خدمات، عروج و زوال کی داستان، مسئلہ خلافت، عالم اسلام کی نمائندگی اور ان کی فتوحات سے بہت سے کتب تالیف کی ہیں۔ خلافت عثمانیہ کے بنیادی مصادر و مراجع کی حیثیت رکھنے والی عربی و انگریزی کتب کے تراجم کے علاوہ اس دور میں علوم اسلامیہ کی تدوین سے متعلق کتب کے تراجم بھی مقامی زبانوں میں کیے ہیں۔ بہت سی جامعات میں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح پر مقالات لکھے گئے ہیں، تحقیقی و معیاری مجلات میں آرٹیکلز لکھے گئے ہیں۔ اس مضمون میں اس علمی و تحقیقی کام کا جائزہ پیش کیا گیا ہے تاکہ تحقیق و جستجو کی مزید راہیں ہموار ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی و احوالہ جات

[1] ڈاکٹر محمد عزیر۔ تاریخ دولت عثمانیہ۔ لاہور: ناصر شہزاد پرنٹر، 2014ء

Dr. Muhammad Uzair – Tarekh dolat e usmania - Lahore: Nasir Shehzad Printer, 2014

[2] سید عبدالصبور۔ ترکوں کی مختصر تاریخ۔ لاہور: مکتبہ تعمیر انسانیت، 2013ء

Syed Abdusaboor, Turkon ki mukhtasar tarekh. Lahore: Maktab-e-Tamar-e-Insaniyat, 2013

[3] محمد انشاءاللہ خان۔ ترکوں کی موجودہ ترقیات اور اسلامی دنیا کا فوٹو۔ لاہور: حمیدیہ سٹیم پریس، 1974ء

Muhammad Insha Allah Khan-Turkom ki mojoda turqiat aur salami dunia ka photo- Lahore: Hamidia Steam Press, 1974

[4] سید سلیمان ندوی۔ خلافت عثمانیہ اور دنیائے اسلام۔ دہلی: دار الاشاعت سیاسیات مشرقیہ، 1974ء

Syed Sulaiman Nadvi – Khilafat e usmania aur dunia e islam: Dar Al-Ishaat Political Science Oriental, 1974

[5] سید سلیمان ندوی۔ خلافت اور ہندوستان، مطبع معارف اعظم گڑھ، 1340ھ

Syed Sulaiman Nadvi – Khilafat aur hindustan: Dar Al-Ishaat Political Science Oriental, 1974

6 اسماعیل حق، دولت عثمانیہ کے علمی تنظیمات۔ انقرہ: ترک تاریخ ادارہ، 1984ء

Ismail Haq, Dolat e usmania kay ilmi tanziimat. Ankara: Turkish History Institute, 1984

7 احمد رفیق، عثمانی دور کے شیوخ الاسلام، مکتبہ امیریہ، 1334ھ

Ahmad Rafiq, Usmani door kay Shaykh-ul-Islam, Maktab-e-Amiriya, 1334 AH

8 زید زمان حامد، سلطان محمد فاتح۔ راولپنڈی: براس ٹیکس، 2015ء

Zaid Zaman Hamid, Sultan Muhammad fatih. Rawalpindi: Brass Tax, 2015

9 شبلی نعمانی، سفر نامہ روم و مصر و شام، مہتاب پریس، دہلی، 1965ء

Shibli Nomani, Safar nama Rome-o-Misar, Mehtab Press, Delhi, 1965

10 شبلی نعمانی، مسلمانوں کی گزشتہ تعلیم، محمدن ایجوکیشن، لکھنؤ، 1887ء

Shibli Nomani, Musalmano ki guzashta taleem, Muhammadan Education, Lucknow, 1887

11 محمد ہارون، قوانین عثمانی، سٹیم پریس لاہور، 1904ء

Muhammad Haroon, Qawaneen-e-usmani, Steam Press Lahore, 1904

12 محمد حسین خان، تُرکوں کی معاشرت، مطبع مفید عام، آگرہ، 1905ء

Muhammad Hussain Khan, Turkon ki moashrat, Mufid Aam Press, Agra, 1905

13 محمد صابر، ترکانِ عثمانی (سلطان عثمان–سلطان بایزید یلدرم)، کراچی یونیورسٹی، 2009ء

Muhammad Sabir, Turkan e Usmani(Sultan Usman – Sultan Bayezid Yildirim), Karachi University, 2009

14 علی نہاد تارلان، محمد عاکف، علاقائی ثقافتی ادارہ، لاہور، 1970ء

Ali Nihad Tarlan, Muhammad Akif, Ilaqai Saqafti Idara, Lahore, 1970

15 اسلم راہی ایم اے۔ سلطان بایزید یلدرم۔ لاہور: عمار پبلیکیشنز، 2015ء

Aslam Rahi MA Sultan Bayazid Yildirim – Lahore: Ammar Publications, 2015

16 فیروز شاہ گیلانی۔ یاد ترکی۔ لاہور: جمہوری پبلیکیشنز، 2014ء

Feroz Shah Gilani. Yad e Turkey–Lahore: Democratic Publications, 2014

17 اسٹینلے لین پول، سلاطین ترکیہ، مترجم: نصیب اختر، ایجوکیشنل پریس، کراچی، 1970ء

Stanley Lane Pool, Sulaateen e Turkia, Mutrajam: Naseeb Akhtar, Educational Press, Karachi, 1970

18 ڈاکٹر علی محمد محمد اصلابی، سلطنت عثمانیہ ترکوں کی مفصل سیاسی، تمدنی اور تہذیبی تاریخ، مترجم: علامہ محمد ظفر اقبال کلیار، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2008ء

Dr. Ali Muhammad Muhammad Aslabi, Saltanat e Usmania Turku Ki Mufasal Siyasi, Tamduni Aur Tahzeebi Tareekh, Mutrajam: Allama Muhammad Zafar Iqbal Kaliar, Zia-ul-Quran Publication

[19] بدیع الزمان سعید نورسی، سیرۃ ذاتیہ، مترجم: احسان قاسم صالحی، شرکہ شوزلر للنشر، قاہرہ، 2002ء

Badi-ul-Zaman Saeed Nursi, Seerat Zatia, Mutrajam: Ehsan Qasim Salehi, Shozler Publishing Company, Qahira, 2002

[20] بدیع الزمان سعید نورسی، المکتوبات، مترجم: احسان قاسم صالحی، شرکہ شوزلر للنشر، قاہرہ، 2001ء

Badee Al-Zaman Saeed Nursi, Al-Maktobat, Mutrajam: Ehsan Qasim Salehi, Showshler Publishing Company, Qahira, 2001

[21] جیار جینامیکس ملر، سیاحت قسطنطنیہ، مترجم: سید رشید الدین، مفید عام آگرہ

Jayar Genamics Miller, Siahat Constantinople, Mutrajam: Syed Rashiduddin, Useful General Agra

[22] ہیر الڈلیم، سلیمان عالی شان، مترجم: مصباح سرفراز، جمہوری پبلی کیشنز، لاہور، 2012ء

Heraldlim, Suleiman Aali Shan, Mutrajam: Misbah Sarfraz, Jamhoori Publications, Lahore, 2012

[23] محمد مصطفیٰ صفوت، سُلطان محمد فاتح، مترجم: شیخ محمد احمد پانی پتی، بُک کارنر شوروم، جہلم، 2007ء

Muhammad Mustafa Safwat, Sultan Muhammad Fateh, Mutrajam: Sheikh Muhammad Ahmad Panipati, Book Corner Showroom, Jhelum, 2007

[24] محمد فیض احمد اویسی، فیوض الرحمن ترجمہ اردو روح البیان، مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور، 2005ء

Mohammad Faiz Ahmad Owaisi, Faywaz-ur-Rehman Urdu translation

[25] ریاست علی، خلافتِ عثمانیہ میں علومِ اسلامیہ کی تدوین اور اُس کے اثرات کا تجزیہ، شعبہ علام اسلامیہ، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات، 2022ء

Risat Ali, Khilafat e Usmania Main Ulom e Islamia Ki Tadween Aur Us ky Asrat Ka Tajzia, Shuba Ulom e Islamia, University of Gujarat, Gujarat, 2022

[26] ریاست علی، خلافتِ عثمانیہ میں مسلم-غیر مسلم تعلقات کا تحقیقی مطالعہ، شعبہ علام اسلامیہ، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات، 2017ء

Riasat Ali, Khilafat e usmania main Muslim-o-Ghair Muslim Taluqat Ka Tahqeeqi mutala, Shuba Ulom e islamia, University of Gujarat, Gujarat, 2017

27 عبد الکریم ، عہد خلافت عثمانیہ میں لکھی جانے والی سوانح عمری: ایک تنقیدی مطالعہ ،شعبہ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا،2000ء

Abdul Kareem, Ahad –e-Khilafat e usmania miN likhi jany wali Sawanih Umari: Aik Tanqeedi Mutalia, Shuba Arabi, Aligarh Muslim University, India, 2000

28 شیوانندا، مغربی ایشاء میں مذہبی اقلیتیں، شعبہ تاریخ،یونیورسٹی آف میسورو، انڈیا،2009ء

Shivananda, Maghrabi Asia Main Mazhabi Aqliatay,, Shuba e Tareekh, University of Mysore, India, 2009

29 شمشاد علی، انڈین مسلم اور خلافت عثمانیہ1924-1876ء، شعبہ تاریخ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا،1990ء

Shamshad Ali, Indian Muslim Aur Khilafat e Usmania 1924-1876, Department of History, Aligarh Muslim University, India, 1990

30 رفیع اللہ ، جزیرہ نما عرب میں عثمانی اور برطانوی سامراجی مفادات کے طول و عرض، 1890-1914ء، شعبہ سکول آف انٹرنیشنل اسٹڈیز، جواہرلال نہرو یونیورسٹی، انڈیا،1994ء

Rafiullah, Jazera Numa Arab Main Usmani Aur Bartanvi Samraji Mfadat Kay Tool-o-Araz, 1890-1914, Shuba School of International Studies, Jawaharlal Nehru University, India, 1994

31 رقیہ کاظم حسین، ہندوستان میں آرمینیائی، ایرانی اور ترک تاجر1550_1800ء، شُعبۂ تاریخ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا، 2005ء

Rukia Kazim Hussain, Hindustan Main Armenia,Irani Aur Turk Tajir 1550-1800, Shuba Tareekh, Aligarh Muslim University, India, 2005

32 محمد اسلم خان، خلافت عثمانیہ میں نظام قضا، شعبہ علوم اسلامیہ اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 2001ء

Muhammad Aslam Khan, Khilafat –e-Usmania Main Nizam Qaza, Shuba ulom e aslamia, Islamia University, Bahawal ,2001

33 محمد خالد، خلافت اور تحریک احیائے خلافت: تحقیقی و تنقیدی جائزہ، شعبہ علوم اسلامیہ ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد، 2015ء

Muhammad Khalid, Khlafat Aur Tahreek Ahya e Khilafat: Tahqeeqi-o-Tanqeedi Jaiza, Shuba Uloom e Islamia, National University of Modern Languages, Islamabad, 2015

[34] القلم، پنجاب یونیورسٹی لاہور، جلد:23، شمارہ:1، 2018ء، ص:534-519

Al-Qalam, Punjab University Lahore, Jild: 23, Shumara: 1, 2018, S: 534-519

[35] القمر، جلد:2، شمارہ:1، 2019ء، ص:392-373

Al-Qamar, Jild: 2, Shumara: 1, 2019, S: 392-373

[36] علمیات، جلد:5، شمارہ:5، 2018ء، ص:206-193

Ilmiat, Jild: 5, Shumara: 5, 2018, S: 206-193

[37] الاضواء، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جلد:35، شمارہ:54، 2020ء، ص:154-136

Al-Azwa, Punjab University, Lahore, Jild: 35, Shumara: 54, 2020, S: 154-136

[38] اسلام آباد اسلامیکس، جلد:3، شمارہ:1، 2020ء، ص:248-236

Islamabad Islamic, Jild: 3, Shumara: 1, 2020, S: 248-236

[39] الاضواء، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جلد:36، شمارہ:55، 2021ء، ص:82-65

Al-Azwa, Punjab University, Lahore, Jild: 36, Shumara: 55, 2021, S: 82-65

[40] جہات الاسلام، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جلد:15، شمارہ:1، 2021ء، ص:261-247

Jahat-ul-Islam, Punjab University, Lahore, Jild: 15, Shumara: 1, 2021, S: 261-247

[41] ضیائے تحقیق، جلد:4، شمارہ:8، 2014، ص:122-106

Zia e Tahqeeq, Jild: 4, Shumara: 8, 2014, S: 106-122

[42] اسلام آباد اسلامیکس، جلد:4، شمارہ:1، 2021ء، ص:236-218

Islamabad Islamics, Jild: 4, Shumara: 1, 2021, S: 218-236

[43] ہزارہ اسلامیکس، جلد: 2، شمارہ:، 2013ء، ص:64-49

Hazara Islamic, Jild: 2, Shumara:, 2013, S. 49-64

[44] فکر و نظر، جلد:2، شمارہ:10، 1965ء، ص:641-635

Fikar-o-Nazar, Jild: 2, Shumara: 10, 1965, S. 635-641

[45] فکر و نظر، جلد:2، شمارہ:4، 1964ء، ص:261-255

Fikar-o-Nazar, Jild: 2, Shumara: 4, 1964, S: 255-261

[46] القواریر، جلد:2، شمارتہ:3، اکتوبر 2021ء، ص:50-37

Al-Qawarir, Jild: 2, Shumara: 3, October 2021, S. 37-50

47 فکر نظر، جلد:17، شمارہ:9، جولائی1980ء، ص:536-563

Fikar-o-Nazar, Jild: 17, Shumara: 9, July 1980, S: 536-563

48 فکر و نظر، جلد:12، شمارہ:9، جولائی2075ء، ص:529-541

Fikar-o-Nazar, Jild: 12, Shumara: 9, July 2075, S: 529-541

49 فکر و نظر، جلد:8، شمارہ:1، جولائی1970ء، ص:30-40

Fikar-o-Nazar, Jild: 8, Shumara: 1, July 1970, S. 30-40

50 فکر و نظر، جلد:2، شمارہ:1، جون، 1964ء، ص:30-40

Fikar-o-Nazar, Jild: 2, Shumara: 1, June, 1964, S. 30-40

51 فکر و نظر، جلد:6، شمارہ:10، جولائی1969ء، ص:786-794

Fikar-o-Nazar, Jild: 6, Shumara: 10, July 1969, S. 786-794

52 الدراسات الاسلامیۃ، جلد:1، شمارہ:1، جون1965ء، ص:83-90

Aldrasat Ul Islamia, Jild: 1, Shumara: 1, June 1965, S. 83-90

53 علمیات، جلد:7، شمارہ:8، دسمبر2020ء، ص:200-223

Ilmiat, Jild: 7, Shumara: 8, December 2020, S: 200-223

54 الادراک، جلد؛1، شمارہ؛2، جولائی۔دسمبر2021ء

Al-Adrak, Jild: 1, Shumara: 2, July-December 2021

55 ثروت صولت۔ملتِ اسلامیہ کی مختصر تاریخ۔لاہور: مکتبہ جدید پریس، 2014ء

Wealth of Solat – Millat e Islamia Ki Tareekh - Lahore: Maktab-e-Jadeed Press, 2014

56 محمد حسین گوہر، تاریخ اسلام، انیس پرنٹرز، لاہور، 2010ء

Muhammad Hussain Gohar, Tareekh e Islam, Anees Printers, Lahore, 2010

57 اکبر شاہ نجیب آبادی کی "مولانا، تاریخ اسلام"

Akbar Shah Najibabadi's "Maulana, Tareekh e Millat"

58 ابراہیم شریفی، التاریخ الاسلامی، مطبع، مکتبہ فاروقیہ، کراچی، 2008ء

Ibrahim Sharifi, Altareekh Ul Islam, Matba, Maktba Farooqia School, Karachi, 2008

59 ابوالکلام آزاد، مسئلہ خلافت، ناشر، مکتبہ جمال، لاہور، 2006ء

Abu al-Kalam Azad, Masla e Khilafat, Nashir, Maktab Jamal, Lahore, 2006

[60] رشید اختر ندوی، مسلمان حکمران، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2009ء

Rashid Akhtar Nadvi, Muslman Hukmran, Sung e Meel Publications, Lahore, 2009

[61] ابو الحسن علی ندوی، "انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر"، کراچی: مجلس نشریات اسلام، س ن

Abul Hassan Ali Nadvi, "Insani Dunia Par Musalmano Kay Urooj-o-Zawal Ka Asar", Karachi: Majlis BNashariat Islam, S-N

[62] ایکٹا اسلامکا، ج:7۔ شمارہ:2، جولائی۔ دسمبر 2019ء، ص:76-62

Acta Islamka, Jild: 7. Shumara: 2, July-December 2019, S. 62-76

[63] مفتی زین العابدین، تاریخ ملت، آر۔ آر۔ پرنٹرز، لاہور، 2014ء

Mufti Zainal Abidin, Tareekh e Millat, RR-Printers, Lahore, 2014

[64] سید عبد الصبور۔ ترکوں کی مختصر تاریخ۔ 2013ء، ص:215-12

Syed Abdusaor – Turkon Ki Mukhtasar Tareekh, 2013, S. 215-12

[65] سید سلیمان ندوی، خلافت عثمانیہ اور دنیائے اسلام، 1974ء، ص:105-10

Syed Sulaiman Nadvi, Khilafat e Usmania Aur Dunia e Islam, 1974, S. 105-10

[66] سید سلیمان ندوی، خلافت اور ہندوستان، 1340ھ، ص::60-20

Syed Sulaiman Nadvi, Khilafah Aur Hindustan, 1340 AH, S. 60-20

[67] شبلی نعمانی، سفر نامہ روم و مصر و شام، 1965ء، ص:110-12

Shibli Nomani, Safar Nama Rome-o-Misar-o-Sham, 1965, S. 110-12

[68] Weldewright, Islami Tehzeeb ki Dastan, Mutarjum: Yasar Jawad, Mazang Road, Lahore, 2010, P:128

[69] ریاست علی- خلافت عثمانیہ میں علوم اسلامیہ کی تدوین اور اُس کے اثرات کا تجزیہ۔ شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات، 2022ء

Risat Ali, Khilafat e Usmania Main Ulom e Islamia Ki Tadween Aur Us ky Asrat Ka Tajzia, Shuba Ulom e Islamia, University of Gujarat, Gujarat, 2022

[70] ریاست علی، خلافتِ عثمانیہ میں علومِ اسلامیہ کی تدوین اور اُس کے اثرات کا تجزیہ، شعبہ علام اسلامیہ، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات، 2022ء، ص:275-25

Risat Ali, Khilafat e Usmania Main Ulom e Islamia Ki Tadween Aur Us ky Asrat Ka Tajzia, Shuba Ulom e Islamia, University of Gujarat, Gujarat, 2022, S. 275-25

71 عبد الکریم، عہد خلافت عثمانیہ میں لکھی جانے والی سوانح عمری: ایک تنقیدی مطالعہ، شعبہ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا،2000ء، ص:150-20

Abdul Kareem, Ahad –e-Khilafat e usmania miN likhi jany wali Sawanih Umari: Aik Tanqeedi Mutalia, Shuba Arabi, Aligarh Muslim University, India, 2000, S. 150-20

72 محمد اسلم خان، خلافت عثمانیہ میں نظام قضا، شعبہ علوم اسلامیہ اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 2001ء

Muhammad Aslam Khan, Khilafat –e-Usmania Main Nizam Qaza, Shuba ulom e aslamia, Islamia University, Bahawal ,2001

73 ریاست علی، خلافتِ عثمانیہ میں مسلم-غیر مسلم تعلقات کا تحقیقی مطالعہ، شعبہ علام اسلامیہ، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات، 2017ء، ص:240-18

Riasat Ali, Khilafat e usmania main Muslim-o-Ghair Muslim Taluqat Ka Tahqeeqi mutala, Shuba Ulom e islamia, University of Gujarat, Gujarat, 2017, S. 240-18

74 عبد الکریم، عہد خلافت عثمانیہ میں لکھی جانے والی سوانح عمری: ایک تنقیدی مطالعہ، شعبہ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا،2000ء، ص:150-20

Abdul Kareem, Ahad –e-Khilafat e usmania miN likhi jany wali Sawanih Umari: Aik Tanqeedi Mutalia, Shuba Arabi, Aligarh Muslim University, India, 2000, S. 150-20

75 محمد اسلم خان، خلافت عثمانیہ میں نظام قضا، شعبہ علوم اسلامیہ اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 2001ء

Muhammad Aslam Khan,Khilafat –e-Usmania Main Nizam Qaza, Shuba ulom e aslamia, Islamia University, Bahawal ,2001

76 القلم، پنجاب یونیورسٹی لاہور، جلد:23، شمارہ:1، 2018ء، ص:534-519

Al-Qalam, Punjab University Lahore, Jild: 23, Shumara: 1, 2018, S: 534-3

77 ضیائے تحقیق، جلد:4، شمارہ:8، 2014، ص:122-106

Zia-e-Tahqeq, Jild: 4, Shumara: 8, 2014, S: 106-122

78 ملاحظہ ہو:

Dobara Dekhy:

فکر نظر، جلد:17، شمارہ:9، جولائی 1980ء، ص:563-536

Fikar-o-Nazar, Jild: 17, Shumara: 9, July 1980, S: 536-563

فکر و نظر، جلد:12، شمارہ:9، جولائی 2075ء، ص:541-529

Fikar-o-Nazar, Jild: 12, Shumara: 9, July 2075, S: 529-541

79 ثروت صولت۔ ملتِ اسلامیہ کی مختصر تاریخ۔ لاہور: مکتبہ جدید پریس، 2014ء

Sarwat Solat – Millat e Islmia Ki Mukhtasar Tarekh- Lahore: Maktab-e-Jadeed Press, 2014

80 اکبر شاہ نجیب آبادی کی "مولانا، تاریخ اسلام"

Akbar Shah Najibabadi's "Maulana, Tarekh e Islam"

81 رشید اختر ندوی، مسلمان حکمران، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2009ء

Rashid Akhtar Nadvi, Musalman Hukmran, Sung e Mil Publications, Lahore, 2009

82 مفتی زین العابدین، تاریخ ملت، آر۔ آر- پرنٹرز، لاہور، 2014ء

Mufti Zainal Abidin, Tarekh e Millat, RR-Printers, Lahore, 2014